سوال

(104)استعمال اور غیر استعمال زیورات پر زکوٰۃ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وقت حاضر میں استعمال اور غیر استعمال کےلیے تیار شدہ زیورات کی متعدد قسمیں پائی جاتی ہیں جیسے الماس اور پلاٹینم وغیرہ تو کیا ان میں زکاۃ ہے؟ اور اگر یہ زیورات زینت و آرائش کےلیے یا استعمال کےلیے برتن کی شکل میں ہوں تو ان کا کیا حکم ہے؟ مستفید فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کو اجرو ثواب سے نوازے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ زیورات اگر سونے اور چاندی کے ہوں اور مقدار نصاب کو پہنچ جائیں اور ان پر سال کی مدت گزر جائے تو علماء کے صحیح ترین قول کے مطابق ان میں زکاۃ ہے خواہ وہ پہننے کےلیے ہوں یا عاریۃ دینے کےلیے تیار کرائے گئے ہوں جیسا کہ اس بارے میں صحیح احادیث وارد ہیں لیکن اگر یہ زیورات سونے اور چاندی کے نہ ہوں بلکہ الماس اور عقیق (مونگے) وغیرہ سے بنے ہوں تو ان میں زکاۃ نہیں الایہ کہ ان سے تجارت مقصود ہو تو اس صورت میں یہ تجارتی سامان کے حکم میں ہوں گے اور دیگر سامان تجارت کی طرح ان میں بھی زکاۃ واجب ہوگی۔

رہا سونے اور چاندی کے برتن بنوانے کا مسئلہ تو زینت و آرائش کےلیے بھی سونے اور چاندی کے برتن بنوانا جائز نہیں کیونکہ یہ کھانے پینے کےلیے انہیں استعمال کرنے کا ذریعہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث ہے:

''سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیو اور نہ ان کی تھالیوں میں کھاؤ کیونکہ یہ کفار کےلیے دنیا میں ہیں اور تمھارے لیے آخرت میں۔'' (متفق علیہ)

اگر کسی نے سونے اور چاندی کے برتن بنوا بھی لیے تو اس کو ان کی زکاۃ دینی ہوگی ساتھ ہی اللہ عزوجل سے توبہ کرنی ہوگی اور ان برتنوں کو زیورات یا اسی جیسی چیزوں سے بدلنا ہوگا جو برتن کے مشابہ نہ ہوں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ

محدث فتویٰ